ای جہان منتظر خوش باش کآمد دلستان | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | آن مسیح دور آخر مہدئ آخر زمان

مورخہ ۱۲۔ رجب ۱۳۲۵ھ علی صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۲۲۔ اگست ۱۹۰۶ء

جلد (۶) | نمبر (۳۴)

گوہم بانو گرائی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا مینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

فی پرچہ ۲ ر

## دس شرائط بیعت

اول ۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج و راحت ۔ عسر اور یسر ۔ نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا رہیگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم و متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا ۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوۃ کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوۃ محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

## حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

اندرین دین آمده از مادریم
ہم برین از دار دنیا بگذریم

آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست
بادۂ عرفان ما از جام اوست

آن رسولے کش محمد ہست نام
دامن پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جان شد و باجان بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آن نہ از خود از ہمان جائے بود

ما از و یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

اقتدائے قول او در جان ماست
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست

از ملائک و از خبرہائے معاد
ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد

آن ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آن مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر راست
منکر آن مورد لعن خدا است

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است

یک قدم دوری ازان عالیجناب
نزد ما کفر است و خسران و تباب

## شرح قیمت اخبار بدر

| | |
|---|---|
| والیان ریاست و گورنمنٹ | ۲۰ عہ |
| معاونین درجہ اول جن کو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے ۔ | صہ |
| معاونین درجہ دوم جنکو عہ پر اخبار کسی ایک کے نام جاری کرانیکا حق حاصل ہے | للعہ |
| عام قیمت پیشگی | سے |
| مابعد | للعہ |
| فی پرچہ | ۲ر |

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار روانہ نہ کرینگے ان سے بحساب مابعد لیجاویگی جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں مل سکیگا ۔ رسید زر اخبار میں دیجاویگی ۔ روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے ۔ تمام روپیہ بنام میاں معراج الدین عمر بمقام قادیان ضلع گورداسپور آنا چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۲ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے ہیں ۔

# ڈاکٹر عبد الحکیم کا خط اور اس کا جواب

مولانا۔ السلام علیکم۔ چونکہ آپ میرا پہلا خط جو مختصر تھا الحکم و بدر میں شائع کرا چکے ہیں۔ اس لئے مضمون ذیل بھی جو الحکم و بدر کے مزخرفات کا جواب ہے شائع کرا دیں ساتھ ہی جو تردید ہو سکے وہ بھی۔ تاکہ پبلک فیصلہ کر سکے۔ والسلام
خاکسار عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن۔ پٹیالہ۔ ۴؍ اگست ۶ء

# مرزائیوں کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی

میں نے ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو ایک خط بنام مولوی نور الدین صاحب بھیجا تھا۔ جس میں الہام ذیل بھی درج تھا "وہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ اس الہام کے ساتھ یہ نوٹ تھا۔ (اسی مفہوم اور مراد کے لحاظ سے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھ دیا کرتے ہیں نہ کہ میں مسیح ہوں یا امام ہوں) ایسا ہی انک لمن المرسلین والے الہام کی نسبت میں المسیح الدجال میں شائع کر چکا تھا کہ اس سے مراد محض اس قدر ہے کہ میں مرزائیوں کی تلوار سے محفوظ رہوں گا۔ پھر اخبار روزگار اور اہلحدیث میں شائع کرا چکا ہوں کہ میرا دعوے رسالت یا نبوت کا ہرگز نہیں ہے۔ ایسے خوابات و الہامات کی حقیقت اس سے زیادہ نہیں۔ کہ وہ بشارات ہیں جو دینی و دنیوی فلاح اور کامیابی پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب محض مبشرات باقی ہیں۔ پس اگر خواب میں کسی مومن کو محمدؐ۔ احمدؐ۔ مسیح عیسےٰ۔ ابراہیم۔ رحمۃ للعالمین۔ مرسل وغیرہ وغیرہ ناموں سے پکارا جاوے۔ تو وہ اس کی فلاح اور کامیابی کی بشارت ہے نہ کہ واقعی وہ نبی یا کسی نبی کے برابر ہو جاتا ہے نعوذ باللہ پھر مولوی نور الدین صاحب کا ایک خط اس عاجز کے نام ۱۹؍ جولائی ۶ء کو موصول ہوا۔ جس کے جواب میں عاجز نے ایک مختصر خط لکھا۔ کیونکہ نوٹ پہلے خط میں درج کر چکا تھا اور اخباروں میں اشاعت ہو چکی تھی۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم + نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مولانا و مخدومنا مولوی نور الدین صاحب۔
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مجھ کو خداوند عالم کی طرف سے ذاتی حفاظت کی نسبت الہامات ذیل ہو چکے ہیں۔

(۱) دنیا میں طاعون خواہ کسی شدت سے پھیلے مگر تو طاعون سے ہلاک نہ ہوگا۔ کیونکہ خداوند عالم تجھ کو ایک نشان بنانا چاہتا ہے (۲) خداوند عالم ہے میرا محافظ (۳) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (۴) انک لمن المرسلین (۵) ولمن خاف مقام ربہ جنتان (۶) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم (۷) دجال فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ اور میں مسیح ہوں۔ (۸) یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی۔ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔

مرزا کی نسبت ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو الہام ہوا۔ ”آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاویگا“ مولانا گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح کا اور مرسل کا خداوند عالم شاہد ہے۔ کہ میں نے آج تک ایک بھی لفظ سخت مرزا یا مرزائیوں کی نسبت اپنی زبان یا قلم سے ظاہر نہیں کیا بلکہ وہی کہا اور وہی لکھا جو بار بار صفائی کے ساتھ خداوند تبارک تعالیٰ کی طرف سے مجھے معلوم ہوا۔ دجال۔ کذاب۔ مسرف۔ عیار الطاغوت شیطان۔ شریر۔ بدمعاش وغیرہ الفاظ جو میں نے مرزا کی نسبت استعمال کئے۔ وہ بار بار خوابات صحیحہ میں معلوم ہونے کے بعد اور واقعات و حالات مرزا سے تصدیق ہو جانے کے بعد استعمال کئے۔ واللہ علی ما نقول شہید تعجب ہے۔ کہ آپ حق اور واقعی امور کو گالیوں میں شمار کرتے ہیں۔ آج خواب میں مجھ کو مرزا کی حالت ایک شیشے کی صورت میں دکھائی گئی۔ جس کا بہت سا حصہ سیاہ ہو گیا ہے اور تھوڑا سا شفاف ہے۔ اس تھوڑے سے حصہ پر کبھی سیاہی پھر جاتی ہے اور کبھی پھر شفاف ہو جاتا ہے گویا کہ یہ ایک تصویری بیان ہے۔ کہ مرزا کو فطری استعداد عمدہ ملی ہے مگر اس پر نفس پرستی کی سیاہی پھر گئی ہے جب کبھی وہ خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اضطراری دعائیں مانگتا ہے۔ تب کچھ حصہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر پھر وہ سیاہ ہو جاتا ہے۔

الراقم۔ عبد الحکیم از پٹیالہ۔ ۱۹؍ جولائی ۱۹۰۶ء

میرے اس خط کے الہامات کو پڑھ کر الحکم و بدر نے بڑی دھوم دھام کے ساتھ شائع کر دیا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان نے اپنے الہام کی بنا پر کھلا دعوے عیسےٰ اور مسیح اور رسول اور بشیر و نذیر ہونے کا کیا ہے۔ مولوی محمد احسن صاحب نے ایک خط بھی شائع کیا کہ جس میں انہوں نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو میری تکفیر پر برانگیختہ کیا۔ اگر مرزائیوں کا یہ استدلال صحیح ہے تو میں بھی کہتا ہوں۔ کہ مرزا نے ابن اللہ ہونے کا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ انت منی بمنزلۃ اولادی۔ نہیں۔ بلکہ اس نے خود خدا ہونیکا دعوے کیا ہے کیونکہ خود اس کا الہام ہے۔ کان اللہ نزل من السماء۔ مبارک سری و ظہورک ظہوری۔ نہیں بلکہ خدا کا باپ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیونکہ وہ اپنے بیٹے کی نسبت شائع کر چکا ہے کان اللہ نزل من السماء۔ انت منی وانا منک۔ مرزائیوں کا اصل مقصود اس اعلان سے یہ ہے۔ کہ خاکسار کی نسبت مسلمان بدظن ہو کر میری دجال کش تحریرات نہ پڑھ سکیں اور کبڑی بڑھیا کی طرح اور لوگ بھی ایسے ہی ہو جاویں۔ جن پر علماء کے فتاوے کفر شائع ہو جاویں۔ خیر اگر ایسا ہو بھی تو میری کوئی دوکانداری نہیں ہے جو ٹھنڈی پڑ جاوے گی۔ نہ مریدوں سے مجھے چندے وصول کرنے ہیں جنہیں کمی آ جاوے گی۔ اللہ کریم نے اپنے خاص فضل سے ان تمام مشکلات سے مجھ کو محفوظ رکھا ہے۔ رہا عاقبت کا حساب وہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ تمام عالم کی تصدیق سے اس میں ذرہ بھر بیشی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ تمام عالم کی تحقیر سے کمی آ سکتی ہے تاہم عام خلق اللہ کو دجال اور دجالیوں کے دھوکے سے بچنے کے لئے اپنے الہامات بالا کی تاویلات صحیحہ۔ جو میں سمجھتا ہوں۔ ذیل میں درج کرتا ہوں (۱) وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس کی اس قدر تعبیر ہے۔ کہ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جس نے چار لاکھ انسانوں کو ہلاک کر دیا اور تیس کروڑ مسلمانوں کو خصوصاً اور تمام عالم کو عموماً طاعون۔ زلزلوں۔ آتش فشانیوں اور قحطوں کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے۔ (۲) دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔ مسیح علیہ السلام کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے۔ کہ یہ دجال قادیانی میرے سامنے ہلاک ہوگا اسی مناسبت سے میرا نام دوسرے الہام میں عیسےٰ رکھا گیا ہے (۳) انا ارسلناک بالحق بشیراً ونذیراً ولا تسئل عن اصحاب الجحیم اس میں یہ بشارت ہے۔ کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے کامل طور پر سنن انبیاء کے مطابق انجام پذیر ہوگی۔ بہت سے لوگ دجالی فتنہ

سے نجات پائین گے۔ بہت سے ہلاک ہون گے۔

ہان چند سوال مرزائیون سے بھی کرنے ضروری ہین

اول یہ کہ مرزا اپنی تحریرات مین بار بار لکھا کرتا ہے کہ بلا تحقیق کامل کسی شخص پر الزام لگانا حرام زادون کا کام ہے براہ کرم مرزائی فرماوین کہ وہ اب کیا ہوئے۔

دوم۔ کیا تحقیق کامل کے بغیر الزام لگانا اور دون کو تو حرامزادہ ثابت کرتا ہے اور مرزائیون کو حلال زادہ ثابت کرتا ہے۔

سوم۔ جبکہ مرزائیون کی تعلیم یہی ہے کہ ظلی اور بروزی اور جزئی اور امتی۔ نبی ہمیشہ ہوتے ہین اور قرآن مجید کی یہ آیۃ اکثر سنایا کرتے ہین۔ فاما یاتینکم رسل منکم۔ اور مولانائے روم کا یہ مصرعہ بھی پڑہا کرتے تھے "پس ہر دورے ولیے قائم است" "او نبی وقت باشد در زمان" اور مرزا شائع کر چکا ہے۔ کہ امت محمدی مین دس لاکھ مسیح ہو سکتے ہین تو پھر کسی کے مسیحیت یا نبوت یا رسالت پر ان کا شور مچانا سوائے شرارت محض کے اور کیا معنے رکھتا ہے۔

چہارم۔ جن علماء کو وہ حرامزادہ۔ کتے۔ سور۔ ملعون جہنمی اور کافر کہتے رہے ہین۔ پھر انہی سے استدعائے تکفیر کے کیا معنے۔

پنجم جبکہ تمام لوگ جو مرزا کو نہین مانتے ان کے نزدیک قطعاً کافر ہین تو پھر کافرون کی تکفیر سے کیا مطلب؟

ششم۔ اگر مرزا صاحب جیسا کذاب۔ عیار۔ بدعہد۔ خائن اور شریر انسان مسیح ہو سکتا ہے تو عبد الحکیم خان کیون مسیح نہین بن سکتا۔

اگر تین سو پیشگوئیون کا پورا ہونا مرزا کے حق مین مسیحیت کی قطعی دلیل ہے۔ تو بندہ نے بھی اسی قدر اور اسی قسم کے نشانات بالمقابل کانے دجال مین شمار کر دئیے ہین جو عنقریب شائع ہوگا جس کی تردید کے لئے مین نے پانچہزار روپیہ کا انعامی اشتہار بھی شائع کر دیا ہے اور شرط محض اس قدر ہے۔ کہ تین منصف جو فریقین سے کوئی علاقہ نہ رکھتے ہون یہ فیصلہ کر دین کہ واقعی تردید صحیح ہو چکی۔ تو پھر بندہ کے حق مین وہی نشانات مسیحیت کی قطعی دلیل کیون نہین ہو سکتے۔ اگر اس کے جواب مین مرزائی میری عیب شماری شروع کر دین تو استدلال مرزا کے مطابق مین کہہ سکتا ہون کہ وہ کوئی بھی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکین گے جو مرزا پر روز روشن کی طرح ثابت نہ کیا گیا ہو۔ مرزا کی طرح مین یہ کفر تو نہین بک سکتا اور مجھ پر کوئی ایسا اعتراض نہین کیا گیا جو انبیاء علیہم السلام پر نہ کیا گیا ہو۔ ہان ہر امر مین مرزا کے مقابل ثبوت دینے کو تیار ہون اور یہان تک ثابت کرنے کو تیار ہون کہ اگر مرزا کا کوئی بھی حق نبی یا رسول یا مسیح یا امام ہونے کا ہے تو مجھے اس کے مقابل پر سینکڑون گنا حاصل ہے۔ یہی راز ہے کہ خداوند عالم نے ایک ادنیٰ امتی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح۔ عیسےٰ۔ رحمۃ للعالمین۔ ابراہیم وغیرہ نامون سے پکارا تاکہ وہ دجالی دعوون کا ہر طرح پر مقابلہ کر سکے زیادہ تفصیل کے لئے کانا دجال ملاحظہ ہو جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے۔ فقط۔

## جواب از جانب حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب۔ خاکسار کے ایک خط موسومہ مولوی محمد حسین صاحب کی بنا پر آپنے ایک خط بنام حضرت مولوی نور الدین صاحب لکھا ہے جس مین خاکسار کی نسبت بھی کچھ عتاب فرمایا ہے۔ اگرچہ خاکسار کو آجتک نہ آپنے مخاطب کیا اور نہ مین نے جناب کو کوئی خطاب کیا ہے مگر چونکہ آپنے اس خط مین مجھہ ناہی خطاب پر عتاب تحریر فرمایا ہے لہذا درجواب اس کے بذریعہ اخبار بدر ہی کے جیسا کہ آپ کی درخواست ہے چند کلمات گذارش کرنا چاہتا ہون۔

(۱) جناب نے اپنے خط کا عنوان بجائے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے یہ قائم کیا ہے (مرزائیون کا ایک نیا جھوٹ اور نئی چالاکی) اگر آپکے نزدیک مین بھی اس فقرہ مین شریک ہون اور ضرور شریک ہون تو اس پر عرض ہے کہ مین نے آپکے خط کو بلا تغیر و تبدل بعینہا نقل کیا تھا ایک ذرہ بھر تفاوت نہین کیا کیونکہ النقل کالاصل لکھا گیا ہے اور جو نتائج اس خط سے مین نے نکالکر مولوی محمد حسین صاحب کے نام تحریر کئے تھے وہ نتائج بھی ضرور بالضرور اس خط سے برآمد ہوتے ہین چنانچہ آپنے بھی دربارہ ان نتائج کے خط حال مین کوئی نقض نہین فرمایا اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی اپنے خط مین تقریباً ان نتائج کو مسلم رکھکر صرف دبی دبی زبان سے طرفداری کی ہے جو آپنے اس خط حال مین کی ہے یعنی یہ الہامات مادل ہین مادون تاویلات کے ساتھ جو رسالہ المسیح الدجال وغیرہ مین کی گئی ہین مگر آپنے میرے پاس نہ تو رسالہ المسیح الدجال بھیجا ہے نہ اور کوئی رسالہ جس مین یہ تاویلات درج ہوئی ہون اور نہ مین نے رسالہ المسیح الدجال وغیرہ کو کبھی اور شخص سے لیکر دیکھا ہے۔ کفی باللہ شہیداً۔ پھر آپنے بغیر تحقیق کرنے کے خاکسار سے مجھ کو جھوٹا کس وجہ سے قرار دیا ہے۔ یہان پر تو عکس القضیہ ثابت ہو جاتا ہے اور فقرہ اول اور دوم مندرجہ خط حال کے مصداق جناب ہی ثابت ہوتے ہین۔ مین الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

پھر اگر آپ اس خط سابق مین اس قدر اشارہ بھی فرما دیتے کہ ان الہامات کی تاویلات کہ فلان فلان اخبار یا رسالہ مین چھپ چکی ہون تو بھی البتہ مجھ پر لازم تھا کہ ان تاویلات کو مین اولاً دیکھ لیتا خواہ وہ تاویلات کیسی ہی ہوتین۔ تب مین مولوی محمد حسین کو کچھ لکھتا لیکن بصورت موجودہ مین تو آپ خود معنی الشعر فی بطن الشاعر کے مصداق ہین۔ معہذا آپ اوس الزام کو جو آپ پر عائد ہوتا ہے وہ الزام دوسرون پر آپ کیون عائد کرتے ہین ؎

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

اور آپکے اس۔۔ جھوٹ پر تو اب مجھ کو یہ شبہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ واللہ اعلم اصل کارروائی ان تاویلات کے شائع ہونے کا کس طرح پر ہے کیونکہ مولوی محمد حسین صاحب کے خط سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ آپ کی تاویلات تو اون تک بھی نہین پہونچی ہین اگر شائع ہو چکی ہوتین تو اون تک جو آپکے موید اور ممد ہین کیون نہ پہونچتین اور وہ کیون لکھتے کہ ان سے تحقیق کیا جائیگا بہرحال اب آپ کی تاویل پر بھی نظر کی جاتی ہے اور آپ اپنے الہامون کی تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد یہ ہے جیسا کہ مسلمان اپنی اولاد کا نام انبیاء علیہم السلام کے نام پر رکھدیا کرتے ہین اس معنے کر کے مین مسیح ہون یا رسول یا رحمۃ للعالمین وغیرہ وغیرہ ہون نہ کہ فی الحقیقت مسیح ہون یا امام ہون یا نبی ہون نعوذ باللہ ڈاکٹر صاحب یہ تاویل بارد تو آپکے عذر بدتر از گناہ کے مصداق ہے کیونکہ (۱) انبیاء کے نامون پر تو ہر ایک شخص اپنی اولاد کا نام محمد۔ احمد۔ یوسف۔ ابراہیم۔ اسمٰعیل وغیرہ وغیرہ رکھہ لیا کرتا ہے۔ پھر آپکے الہام مین اون کے تسمیہ کی خدائی مین یہ امتیاز کیا ہوا بلکہ اکثر جگہ پر یہ تسمیہ تو مصداق اس مثل کا ہوا کرتا ہے کہ برعکس نہند نام زنگی کافور۔ چنانچہ اکثر لوگون کو دیکھا گیا کہ نام ان کا محمد عمر و محمد احمد۔ عبد الغفور۔ عماد الدین۔ صفدر علی وغیرہ ہے اور وہ مرتد ہو کر یعنے آریہ یا عیسائی ہو کر اسلام کے لئے خود فتنہ دجالی ہو گئے ہین کیونکہ یہ نام اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے ہوئے نہین تھے بلکہ ان کے والدین یا ان کے احباب کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ پس آپ خود غور فرمائیے کہ جب آپ اپنے مسیح کذائی ہین تو آپ فتنہ دجالی کو کیون کر پاش پاش کرینگے۔ ایسے مسیح تو خود مسیح دجال بھی ہو جاتے ہین جیسا کہ نمبر اول مین بیان ہوا۔ نامحن فیہ مین تو نام سے مراد نام پر معنی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً لکھا ہوا ہے نہ کہ ان باپ یا اس کے احباب یا کسی اور کا نام رکھا ہوا ہے مگر ابوجہل کی کنیت ان باپ یا احباب کی طرف سے ابو الحکم تھی مگر

کچھ مفید نہ ہوئے اور ابو جہل ہی قائم رہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے رکھے گئے تھے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ جب آپ وہ مسیح موعود نہ ہوئے جس کا ذکر احادیث صحیحہ میں آیا ہے تو پھر آپ اس فتنہ دجالی کو جس کا ذکر بھی احادیث صحیحہ میں موجود ہے کہ مسیح موعود اوس کو پاش پاش کرے گا آپ کیونکر پاش پاش کریں گے کیا بعید ہے کہ آپ خود ہی پاش پاش ہو جاویں اور عقل کے نزدیک بھی یہی شق قریب تر قیاس ہے کیونکہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کو اور آپ کے اتباع اور اقتداء کو شرط نجات دل سے نہیں سمجھتے ہیں گو کہ مصلحتاً آپ نے کسی اخبار میں اس کی کچھ تاویل کر دی ہو کیونکہ آپ نے اس خط سابق اور اس خط حال میں بھی اس مسئلہ کی نسبت کچھ بحث نہیں کی باوجودیکہ خاکسار کے خط موسومہ مولوی محمد حسین کی بنا صرف یہی مسئلہ تھا جس پر یہ سب عمارت مراسلت کی قائم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اگر آپ کے اعتقاد میں ایمان لانا آنحضرت صلعم پر شرط نجات اور اتباع آنحضرت صلعم نجات کے لئے ضروری ہوتا۔ تو اوس خط اول میں اور خط حال میں بھی بالضرور اس مسئلہ کو مفصلاً تحریر فرما دیتے۔ کیونکہ اصل بنا تو اس تنازع اور خلاف کا یہی مسئلہ تھا۔ اندریں صورت یہ دعویٰ آپ کا محض لغو ہوا۔ کیونکہ الشیٔ اذا خلی عن مقصودہ لغی (۲) آپ کا دعوے دو حال سے خالی نہیں اگر آپ کو ایسا مسیح مانا جاوے جیسا کہ آپ کی تاویل ہے تو آپ صرف نام کے مسیح ہیں نہ کام کے۔ بلکہ اندیشہ عکس القضیہ ہو جانے کا بھی ہے۔ اندریں صورت اس نام سے آپ کو کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا۔ کہ الشیٔ اذا خلی عن مقصودہ لغی۔ اور اگر آپ ان الہامات میں کوئی تاویل نہ کریں اور وہی سچے مسیح موعود اپنے زعم میں ہیں تو مولوی محمد حسین صاحب و دیگر علماء جو پہلے سے طیار بیٹھے ہوئے ہیں ان کا فتوے تکفیر اور وجوب قتل کا آپ کے لئے طیار ہو جائے گا۔ چنانچہ خود مولوی صاحب نے یہ امر اپنے خط میں تحریر فرمایا ہے کہ ڈاکٹر صاحب بعد ہماری فہمائش کے اگر اس دعوے سے دست بردار نہ ہوں گے۔ تو اون کے لئے بھی وہی فتوے جاری ہوگا۔ یہ خط مولوی صاحب کا جو دستخطی مولوی صاحب کا ہے۔ ہمارے پاس موجود ہے آپ کے لئے یہ دونوں ابتلاء ایسے درپیش ہیں۔ کہ

این ہم مشکل و آن ہم مشکل پیچ ہے

تکیہ بر جائے بزرگان نتوان زد بگزاف
گر اسباب بزرگی ہمہ آمادہ کنی

داب اطلاعاً آپ کی خدمت میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ میں نے اسی لئے مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بہت الحاح کے ساتھ عرض کیا ہے کہ آپ ایسے فتووں تکفیر اور موجب قتل کے دینے سے ضرور بالضرور اجتناب فرماویں کیونکہ اس میں مواخذہ گورنمنٹ عالیہ کا اندیشہ علیحدہ ہے اور عذاب آخرت کا اس پر علاوہ ہے۔ کما قال اللہ تعالےٰ۔ ومن یقتل مومنا متعمدا فجزاؤہ جھنم خالداً فیھا۔ وغضب اللہ علیہ ولعنہ واعد لہ عذاباً عظیما۔ الایۃ۔ آئندہ معلوم نہیں۔ کہ مولوی صاحب ایسے فتووں کے دینے سے باز آویں گے یا باز نہ آویں گے۔ بر رسولان بلاغ باشد و بس۔ آپ نے اس خط میں بعض الہامات عربی پر بھی کچھ نکتہ چینی تحریر فرمائی ہے چونکہ آپ محاورات قرآنی اور لسان عرب سے محض ناآشنا ہیں اس لئے خاکسار نہیں چاہتا تھا۔ کہ اس بارہ میں آپ سے کچھ خطاب کرے مگر چونکہ آپ نے اپنے اس خط میں بھی تحریر فرمایا ہے کہ اس خط کے جواب کو بھی جو کچھ ہو سکے بدر میں طبع کرا دیوں اس لئے مختصر طور پر کچھ گذارش کرنا ضروری سمجھا گیا تعلم متن قرآن مجید سے جیسے عبری اور زبان عرب سے آپ کا ناواقف ہونا تو آپ کی تفسیر سے ظاہر ہے آپ نے ایک آیت کی تفسیر میں جسمین ھو یحاورہ وارد ہے اس کا ترجمہ آپ لکھتے ہیں اور وہ اس کے پڑوس میں رہتا تھا۔ اذ کما قال۔ یہ تو آپ کی قرآن کی صحت تلاوۃ تعلیم قرآنی اور تفسیر دانی کی لیاقت ہے پھر عربی الہامات کے حقائق اور معارف کو آپ کیا سمجھیں گے اور مجاز و استعارات جو اللہ تعالےٰ کے کلام اور اس کے رسول کے کلام میں وارد ہوتے ہیں اس کے تفقہ تک آپ کو کہاں رسائی ہو سکتی ہے۔ مگر واسطے افادہ سائر ناظرین کے مختصراً آپ کی نکتہ چینی کا جواب بھی کچھ لکھا جاتا ہے آپ لکھتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے انت منی بمنزلۃ اولادی الہام سے ابن اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے کیا ڈاکٹر یہ قول آپ کا جھوٹ نہیں ہے کیا اب بھی آپ اپنے فقرہ اول اور دوم مندرجہ اس خط کے مصداق نہیں ہوئے۔ ورنہ یہ دعوے حضرت مرزا صاحب کا کسی تحریر آنحضرت سے نکال کر دکھلا دیجئے ورنہ آپ ضرور بالضرور اون اپنے دو فقروں کے مصداق ہیں خصوصاً جبکہ یہ لحاظ بھی کیا جاوے کہ جس جگہ پر یہ الہام لکھا ہوا ہے اسی جگہ بہت تفصیل کے ساتھ لکھا ہے کہ یہ الہام متشابہات میں سے ہے اور حقیقی معنے اس کے مراد نہیں ہیں بلکہ ایک قسم کا مجاز اور استعارہ ہے اور کلام الٰہی میں بھی ایسا محاورہ وارد ہوا ہے۔ فاذکروا اللہ کذکرکم اباءکم او اشد ذکرا چونکہ یہ سلسلہ منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اس لئے ضروری تھا

انت منی بمنزلۃ اولادی

کہ بعض الہامات موافق بعض محاورات وارده کتاب وسنت کے بھی واقع ہو جاتے۔ چنانچہ واقع ہوئے اور پھر اگر ایک ذرہ بھر بھی امعان نظر کی جاوے تو خود لفظ بمنزلۃ کا بتلا رہا ہے کہ اس سے مراد معنی مجازی ہیں نہ حقیقی۔ حاشا و کلا۔ پس باوجود موجود ہونے لفظ بمنزلۃ کے جو الہام میں موجود ہے اور نیز موجود ہونے اس کی شرح کے جو الفاظ الہام کے تحت میں لکھے ہوئے تھے ایسا جھوٹ بولنا آپ کی شان سے بہت بعید ہے کیونکہ دروغ گویم بر روئے تو کا مصداق ہے پھر آپ کان اللہ نزل من السماء پر اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوے خدا ہونے کا کیا ہے اور الہام مظہر الحق والعلا اور ظہور حق ظہوری کو اس اعتراض کا موید قرار دیا ہے ونعوذ باللہ من سوء ہذا الفہم ڈاکٹر صاحب آپ تو تفسیر دانی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یہاں تو لفظ کان بھی موجود ہے۔ لیکن قرآن مجید میں تو بغیر لفظ کان کے اس قسم کا محاورہ آگیا ہے۔ قال اللہ تعالیٰ۔ قد مکر الذین من قبلھم فاتی اللہ بنیانھم من القواعد الایۃ ۔ بلکہ ڈاکٹر صاحب خود قرآن مجید میں آیات دونوں قسم کی موجود ہیں یعنی اول محکمات دوسری متشابہات۔ قال اللہ تعالیٰ ھو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات ھن ام الکتاب واخر متشابہات۔ ہاں البتہ یہ ضروری ہے۔ کہ آیات متشابہات کے معنی مطابق محکمات کے لئے جاویں نہ اپنے خیالات کے مطابق چنانچہ حضرت مرزا صاحب نے اس قسم کے الہامات متشابہات کے ایسی ہی مراد لی ہے جو مطابق آیات محکمات اور الہامات محکمہ کے ہیں پھر جو آپ نے بغیر تحقیق کے ایسے الزامات بیجا حضرت مرزا صاحب پر قائم کر دئے تو کیا اب بھی آپ مصداق اپنے فقرہ جات اول و دوم کے نہیں ہوئے۔ شاید آپ کی مزاج میں غضب اور غصہ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ جو کسی کے کلام کی نشیب و فراز وما لہ وما علیہ پر بھی لحاظ نہیں فرماتے۔ یا کلام عربی کے سمجھنے کی استعداد ہی آپ کو نہیں ہے۔ اندریں صورت ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نئی دلبرا خطا اینجا است

اور یہی وجہ آپ نے سورہ کہف میں یحاورہ کا ترجمہ محض غلط کر دیا ہو جو وہ ترجمہ یجاورہ کا ہے۔ پھر آپ انت منی وانا منک وغیرہ پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خدا کے باپ ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ ڈاکٹر صاحب یہ دعوے کس اشتہار یا رسالہ یا کتاب میں لکھا ہوا ہے اگر آپ اس دعوے کو کسی جگہ سے نکال دیویں تو پھر وہ انعام جو آپ نے اپنے کسی رسالے کے جواب دینے میں جو ابھی تک طبع نہیں ہوا ہے پانچ ہزار کا انعام موعود فرمایا ہے اسی مقدار کا انعام آپ یہاں سے لے لیجئے اور یہ دعوے نکال

دیجئے اور اگر آپ کہیں۔ کہ اس الہام سے یہ دعوے بصراحت تو نہین نکلتا
ہوتا ہے۔ تو پھر یہ گذارش ہے کہ آپ محاورات کتاب و سنت سے
محض نا آشنا ہین دیکھو احادیث صحیحہ مین ایسے محاورات موجود ہین
کہ ان اللّٰہ عزوجل یقول یوم القیامۃ یا ابن اٰدم مرضت
فلم تعدنی یا ابن ادم استطعمتک فلم تطعمنی۔ یا
ابن اٰدم استسقیتک فلم تسقنی۔ ایسے حدیث
کنت یدہ التی یبطش بی وکنت سمعہ الذی یسمع بی و
کنت رجلہ التی یمشی بی ہے۔ الحدیث۔ اور خود قرآن مجید
مین موجود ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللّٰہ۔
وما رمیت اذ رمیت ولکن اللّٰہ رمی۔ اب جو معنے آپ
ان احادیث صحیحہ اور آیات کے کسی واقف سے سمجھ لیوین وہی
معنے ان الہامات کے کر لیجئے اور سمجھ لیجئے۔ مگر آپ جبکہ قرآن مجید
کے نظم الفاظ سے بھی واقف نہین اور سپارہ کو سیپاورہ پڑھتے
ہین تو پھر ایسے حقائق و دقائق احادیث و آیات کو آپ کیا سمجھ
سکتے ہین۔ اسی لئے عارفین نے ایسی ہی احادیث کے ذیل مین
فرمایا ہے۔ اذا نزل الحر من عزہ الی منزل الجوع
واخرجہ فخذہ علی تماثلہ فان بہ یحصل المکرمہ۔ ولا
تلقینہ علی جاھل۔ فتحصل فی موطن المذمۃ اور انت
منی وانا منک پر جو آپ کا وہ بڑا اعتراض ہے جو مذکور ہوا وہ بھی
آپ کی خوش فہمی ہے۔ کیونکہ مراد اس کلام الٰہی کی بہی نہایت واضح
اور ظاہر ہے۔ کون نہین جانتا۔ کہ جملہ مخلوق اللہ تعالیٰ ہی سے پیدا
ہوئی ہے اور سب کا خالق وہی ہے۔ چہ جائے مامور من اللہ کی
کہ وہ تو ایک خصوصیت کے ساتھ اس کی طرف سے ہی آتا ہے۔ پس
انت منی میں اب کونسا شک یا اعتراض باقی رہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ
کی توحید ذات و صفات کی معرفت ہر ایک مخلوق پر نظر کرنے
سے تدبر کرنے والے کو حاصل ہوتی ہے ؎

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

عرب کہتا ہے ؎ ففی کل شیء لہ ایۃ تدل علی انہ واحد
پھر مامور من اللہ کا کیا ذکر ہے کیونکہ وہ تو خاص اسی معرفت الٰہی
کے دینے کے لئے ہی مبعوث ہوتا ہے اور معرفت توحید الٰہی
کے اس کی وساطت سے دنیا مین شائع ہوتی ہے اور اس کے معجزات
و نشانات بینہ سے اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وجود لوگون کو ثابت ہو جاتا ہے
پس انا منک یعنی میری ہستی کی پہچان اور میری معرفت تیری وساطت
سے دنیا پر ظاہر ہوگی۔ کیسا معرفت آمیز کلمہ ہے جو ایک مومن کے
دل کو اس سے ایک لذت روحانی و ایمانی حاصل ہوتی ہے اور پھر
غور کرو۔ حدیث۔ کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف

مستنبط فخلقت الخلق لاعرف پر۔ کہ جس پر غور کرنے سے آپکو
یہ الہام بھی حل ہو جائے گا۔ باقی آپ کی سب و شتم کا جواب
اللہ تعالیٰ کے سپرد کیا گیا۔ وسیعلم الذین ظلموا ای
منقلب ینقلبون۔ اور کانا دجال جب پٹیالہ سے آویگا
اس وقت اس کو بھی دیکھا جاوے گا۔ کیونکہ بہت سے کانے
دجال مثل عصائے موسیٰ۔ چراغ الدین۔ جمونی اور سعد اللہ
وغیرہ وغیرہ کے بلکہ کثرت سے بیان پر مباہلہ و مقابلہ
آئے ہین اور انہون نے وہی انعام پایا ہے۔ جو آیت ذیل
مین مذکور ہے۔ فحاق بالذین سخروا منہم ما کانوا بہ
یستھزؤن۔ اور فقرہ سوم مین جو آپنے دعوے کیا ہے
اس کا حال یہ ہے۔ کہ بعد حصول ایمان کے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پر مومن صادق بھی ہو۔ تب وہ منعم علیہم مین داخل
ہو سکتا ہے۔ لیکن جو ایسا جھوٹ بولتا ہو جیسا کہ آپ کے
خط مین لکھا ہے اور اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان
لانے کی بھی کچھ پرواہ نہ ہو۔ تو اس کے ظلی نبی ہونے کا تو
ذکر ہی کیا ہے۔ وہ تو مصداق ولہم عذاب الیم بما
کانوا یکذبون کا مصداق ہے اور صرف امکان سے جو
آپنے اپنا نبی وغیرہ ہونا سمجھ لیا ہے وہ تو بغیر برہان اور بغیر
فعلی شہادت کے ہے لہذا وہ محض آپکا ادعائے باطل ہے ورنہ
فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ اور ایسے شخص کی
نجات تو اخروی بھی نہین ہو سکتی۔ کما ثبت فی محلہ ولنعم
ما قال المسیح الموعود ؎

ما ازو یابیم ہر نور و کمال + وصل دلدار ازل بے او محال

فقرہ چہارم مین جو کچھ ارشاد ہے اس کے جواب کے لئے
حقیقۃ الوحی کا مطالعہ کافی ہے۔ علمائے مکذبین مین سے
اکثر تو ہلاک اور تباہ ہو گئے اور باقی جو ہین وہ مورد الہام
انی مہین من اراد اھانتک کے ہو رہے ہین اگر
وے سچے تھے تو اس مباہلہ یا مقابلہ مین کیون ہلاک و تباہ
ہوئے اور ان کی تائید منجانب اللہ کیون نہ ہوئی۔ اگر آپ
فرماوین۔ کہ باوجود میری سخت مخالفت کے میری تو تائید ہو
رہی ہے تو گذارش ہے۔ کہ کیا آپکو تفسیر الہلم رویداد
کی یاد نہین۔ رہی اور پھر آپنے اپنے زعم کے بموجب
ہزارون روپیہ تائید اسلام مین صرف کیا ہے۔ تو بحکم فمن
یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کے اس کی جزا بھی تو ملنی
ضروری تھی مہلت بھی ملی مگر انجام کار کو تو نصرت اور فتح اسی کو ہوگی جو
متقی ہے۔ و بس۔ والعاقبۃ للمتقین۔ فقرہ پنجم کی
نسبت یہ عرض ہے۔ کہ نہ ماننے والون کی نسبت ہماری

طرف سے کون کفر نامراد لاشائع ہوتا ہے کہ ماننے والے
بالکل دائرہ اسلام سے خارج ہین ان اگر کوئی شخص ایسے مسلمانون
کو جو ہزارون اخبارون اور اشتہارون مین اپنے اسلام اور
اتباع نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کا مشتہر کر رہے ہون اور
اپنے مسائل بلکہ ثبوت نصوص نبیہ کتاب و سنت سے تمام
دنیا مین اعلان کر رہے ہون۔ کافر۔ مرتد اور واجب القتل
ہونے کا فتوے دیوے۔ تو بموجب حدیث صحیح کے وہ کفر
اسی پر عائد ہو جائے گا سو یہ بات علیحدہ ہے۔ ہماری طرف
سے تو نہین ہے بلکہ خود اسی مفتی کی طرف سے کفر خرید اگیا
ہے ؎

جملہ بر خود مے کنی اے سادہ مرد
ہمچو آن شیرے کہ بر خود حملہ کرد

اور یہ امر تو ہم کو بھی مسلم ہے۔ کہ صرف مخالفین علماء کے
فتوئے تکفیر سے کوئی مسلمان اور مومن کافر نہین ہو سکتا۔
جب تک کہ کفر اس مین موجود نہ ہو جائے۔ کیا آپنے ہمارا رسالہ
تحذیر المومنین عن اکفار المسلمین مطالعہ نہین فرمایا۔ ضرور
مطالعہ فرمایا ہوگا۔ کیونکہ یہ رسالہ اس وقت کا لکھا ہوا ہے جبکہ
آپ طالب علم تھے۔ اور لاہور مین خاکسار کے پاس تشریف
بھی لاتے تھے۔ فقرہ ششم کے بارہ مین بجز آیت سیعلمون
غدا من الکذاب الاشر کے کچھ اور کیا عرض کیا جاوے
اور مسیح موعود تو وہی شخص ہو سکتا ہے جو مصداق اس کلام
نبوت کا ہو کہ لا یحل لکافر ان یجد ریح نفسہ الامات
ونفسہ ینتھی حیث ینتھی طرفہ۔ جیسا کہ حضرت اقدس
اس حدیث کے مصداق کامل ہندوستان سے لے کر امریکہ تک ہو چکے
ہین۔ عبد الحکیم خان صاحب کی نسبت یہی عرض ہے۔ کہ
فاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ عبد الحکیم خان بھی اللہ تعالیٰ کی
طرف سے فعلی شہادت پیش کرین۔ کیونکہ دار و مدار کل دعاوی
مامور من اللہ کا اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت پر ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ
وکفی باللہ شہیدا۔ اور آپنے تحریر فرمایا ہے۔ کہ خاکسار
نے مولوی محمد حسین صاحب کو آپ کی تکفیر پر برانگیختہ کیا ہے
یہ امر محض خلاف واقعہ اور آپ کا سوء ظن ہے۔ میرے خط
کو دوبارہ ملاحظہ فرمایا جاوے۔ اس خط کے لکھنے کی علت غائی
اور مقصود اہم تو صرف یہی امر ہے کہ مولوی صاحب ممدوح
اپنے مضمون کے بموجب فرقہ احمدیہ کی تکفیر اور فتوی قتل
دینے سے اجتناب یا رجوع فرماوین کیونکہ یہ مسئلہ مسلمہ اہل عقل کا
ہے۔ کہ جب کسی کا طعن مطعون اور غیر مطعون مین مشترک ہو جاوے
تو پھر وہ طعن طعن نہین رہ سکتا۔ ورنہ لازم آوے۔ کہ

غیر مطعون بھی مطعون ہو جاوے۔ بنا علیہ اسی لئے خاکسار نے اپنے خط میں مولوی صاحب کو یہ بھی لکھا ہے۔ کہ جب آپ ڈاکٹر صاحب کو باوجود ان دعاوی کے جو ہر گز بجائی حضرت اقدس مرزا صاحب کے ہیں سچا مسلمان جانتے ہیں تو پھر آپ جماعت احمدیہ کے لئے کافر اور مرتد اور واجب القتل ہونے کا کیون فتوے دیتے ہیں ورنہ پھر تو آپ کے نزدیک ڈاکٹر صاحب کافر مرتد ہو جائیں گے۔ خلاصہ اس خط کا یہ ہے جو یہان پر لکھا گیا۔ دگر ہیچ یعنی صرف اپنی حفاظت اور بچاؤ کے لئے عرض کیا گیا ہے۔ لاغیر۔ اور جو پیشین گوئیان حضرت مرزا صاحب نے اپنے اشتہارون اور رسالون مین نسبت مخالفین علماء کے شائع کی تھین جن کا نام آپنے دھمکیان کہا ہے پس فرماؤ وہ سب کے سب یعنی طاعون زلازل۔ آتش فشانی اور قحط وغیرہ کیا دنیا مین بشدت واقع نہین ہوئے۔ بینوا توجروا۔ ہان مجھ کو ایک فقرہ آپکے خط کا اور یاد آگیا اس کی نسبت بھی کچھ گذارش کرنا چاہتا ہون۔ آپ تحریر فرماتے ہین کہ (وہ کوئی ایسا عیب مجھ پر نہ لگا سکین گے۔ جو روز روشن کی طرح مرزا پر ثابت نہ کیا گیا ہو) ڈاکٹر صاحب آپ تو ایک ایسے اعتراض اور عیب کے مورد ہو گئے ہین۔ کہ جو حضرت آدم سے لیکر اس وقت تک کسی ایسے مامور من اللہ پر نہین لگایا گیا۔ جو مصداق انک لمن المرسلین وغیرہ کا ہو اور آپ پر وہ اعتراض روز روشن ہی کی طرح وارد ہوتا ہے۔ امید وار ہون کہ ضرور بالضرور آپ جواب اس کا روز روشن ہی کی طرح غور فرما کر عنایت فرماوین۔ اندھیری رات کی طرح وہ جواب نہ ہو۔ مگر آپ کو لازم ہے کہ اولاً دو مقدمے یہان پر آپ یاد رکھین۔ مقدمہ اول تو یہ ہے۔ کہ جب تک کسی مدلول کی دلیل غیر منقوض قائم اور موجود رہی۔ تب تک اس مدلول کے موجود ہونے مین کوئی اہل عقل کلام یا شک نہین کر سکتا۔ مثلاً وجود آفتاب کا دن کے موجود ہونے کے لئے دلیل ہے اور دن کا وجود اس کا مدلول ہے۔ تو جب تک آفتاب موجود رہیگا دن کے وجود مین کوئی انسان ذی عقل شک یا کلام نہین کر سکتا ہے۔ دوسرا مقدمہ یہ ہے۔ کہ دلائل کتاب وسنت کے اگر کسی مسئلہ کے اثبات مین . . . . . . . .

. . . . . . . . . . .

مثل روز روشن کے واضح و قوی اور مستحکم ہون تو اون کی مدلول کی تکذیب کرنا ایسی ضلالت اور گمراہی ہے جو موجب ہلاکت اور تباہی کے ہو جاتی ہے۔ کما قال اللہ تعالے لیہلک من ہلک عن بینۃ ویحیی من حیّ عن بینۃ بعد تمہید۔ ان دونون مقدمون کی عرض ہے۔ کہ آپنے اپنی تفسیر اور بعض رسائل مین سلسلہ حقہ احمدیہ اور اس کے بانی کے دعاوی کی حقیت بیعت کرکے دلائل کتاب وسنت سے بخوبی ثابت کی تھی اور بانی سلسلہ کو مہدی و مسیح موعود اور تمام ان کے دعاوی کو ان دلائل کا مدلول قرار دیا ہے اور اون دلائل کا نقض آپنے اب تک نہین کیا اور وہ دلائل آپ کی تفسیر وغیرہ مین اب تک موجود ہین لیکن با این ہمہ آپ بدول ان دلائل شرعیہ سے ایسے مرتد ہو گئے۔ کہ بانی سلسلہ و کل اس کی جماعت کو دجال کذاب وغیرہ وغیرہ قرار دینے لگے۔ اب فرمائیے۔ کہ یہ عیب بجز مرتدین کے کونسے نبی یا مامور من اللہ مین پایا گیا ہے۔ کہ سالہا سال تک اس نبی یا مامور نے دلائل شرعیہ سے ایک سلسلہ حقہ کو محض دین اسلام سمجھا ہو اور باوجود موجود ہونے دلائل شرعیہ اس کی حقیت کے جو خود اس نے قائم کی ہین ان کی مدلول سے برگشتہ ہو کر مکذب سلسلہ حقہ ہو گیا ہو۔ پس یہ کس قدر عیب شرعی اس شخص کے لئے ہے جو اپنے لئے رحمۃ للعالمین وغیرہ ہونے کا مدعی ہو۔ جس سے تمام دعاوی اس کے ہباءً منثورا ہوئے جاتے ہین ؎

حملہ برخود میکنی اے سادہ مرد — ہمچو آن شیرے کہ برخود حملہ کرد

اس اعتراض کا جواب شافی وکافی جب تک آپ کی طرف سے مرحمت نہ ہو تو خوب یاد رکھین کہ آپ رحمۃ للعالمین بالضرور نہین نہ رحمۃ للعالمین آپکے الہام یا رؤیا مین نرائی سمجھے حضرت مسیح موعود سے کبھی ایسے فعل کا ارتکاب ہوا ہے کہ کسی بانی سلسلہ سے بیعت کرکر اس کے سلسلہ مین داخل ہوئے ہون اور اس کی حقیت دلائل شرعیہ سے ثابت کی ہو اور باوجود غیر منقوض ہوتے اون دلائل کے اس کے مدلول کے مکذب ہو گئے ہون جیسا کہ اس فعل قبیح شرعی کے آپ مرتکب ہو گئے ہین آپکے رسائل سابقہ اور حال کے موجود ہین کوئی شخص اس سے انکار نہین کر سکتا اور علاوہ اس پر یہ ہے۔ کہ آپ کو اس سلسلہ کی حقیت کسی قدر الہام اور رؤیا سے بھی ثابت ہوئے تھے جن کو الحال آپ وساوس شیطانی سمجھتے ہون گے۔ پس یہ عیب شرعی متعلق الہام و رؤیا دوسرا پیدا ہو گیا جو آپ مین ایسا موجود ہے کہ نہ حضرت اقدس مسیح موعود مین ہے اور نہ کسی مامورین سابقین مین یہ عیب پایا جاتا ہے اور روز روشن کی طرح آپ مین یہ عیب موجود ہے۔ کیونکہ آپکی ارادت سابق کا حال بھی آپکے رسائل اور تفسیر مین مطبوع ہو چکا ہے اور ارتداد حال بھی بذریعہ اشتہارات و رسائل کے ہر کہ ومہ کو واضح ہو گیا ہے۔ رقیت المدعا بالآخر آپ کی خدمت مین یہ بھی عرض ہے کہ آپ اپنا عقیدہ نسبت مسیح موعود کی جو احادیث مین آگیا ہے۔ واضح اور متعین کر کر اس عریضہ کے جواب مین ضرور بالضرور تحریر فرما دیجئے۔ کہ کیا ہے اور نیز دجال معہود مندرجہ احادیث کی نسبت بھی تشریح فرما دیجئے کہ وہ کون ہے اور وہ کون سے مسیح کے ہاتھ سے ہلاک اور تباہ ہوگا۔ آیا ایسے مسیح کے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا۔ جیسا کہ اپنے مان باپ کی طرف سے کوئی مسیح نام رکھا گیا ہو اور اس کے خود دجال ہونے کا بھی احتمال ہو۔ کما مر بیانہ یا کیا۔ اس امر کی تنقیح ضروری ہے تاکہ بوقت مطالعہ آپکے رسالہ کانے دجال کے کار آمد ہو اور خلط مبحث نہ ہونے پائے اور نیز آپ کا دعوے دربارہ مسیح ہونے کے بھی منقح ہو جاوے کہ آپ کونسے مسیح ہین جو معہود دجالی فتنہ کو پاش پاش فرماوین گے اور وہ دجالی فتنہ موعود مندرجہ احادیث کونسا فتنہ ہے۔ جو آپکے ہاتھ سے پاش پاش ہووے گا۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔

واخر دعونا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ علی خیر خلقہ محمد و آلہ اجمعین۔

کتبہ محمد احسن نزیل قادیان ۱۰ اگست ۱۹۰۷ء

---

## غسل صحت وشکریہ احباب

برادران۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج بحمد اللہ الشافی مین نے جمعہ کو غسل صحت کرکے خود مختصر خطبہ پڑھایا۔ مین تمام عیادت کرنے والون کا شکریہ جزاکم اللہ احسن الجزاء ادا کرتا ہون۔ خاص کر ڈاکٹر سید ستار شاہ صاحب کا جنہون نے کتنی راتین میرے ساتھ بے خوابی کے ساتھ کاٹین اور ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جنہون نے بڑی ہمدردی سے میرا اور میری پیاری ہاجرہ کے علاج مین بہت بڑی تکلیف کو گوارہ فرمایا نیز دینی احباب مین ڈاکٹر بشارت احمد اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب اور جماعت نجیب آباد کا شکریہ بھی ادا کرتا ہون اور ان سب سے بڑھکر شکریہ میان محمد حسین پھیلوتی مقیم لائل پور کا کرتا ہون جنہون نے ہمدردی مین بے نظیر غمگساری کی ہو لیکن یہ سب کچھ امام الزمان مہدی دوران مسیح اللہ الموعود والمجدد المسعود کا طفیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# بدر مسیح

مورخہ ۱۲ - رجب ۱۳۲۵ھ مطابق ۲۲ - اگست ۱۹۰۷ء

## خدا کی تازہ وحی

۱۷ - اگست ۱۹۰۷ء - اِنَّ خبرِ رسول اللہ واقع

ترجمہ - رسول اللہ نے جو خبر بتلائی تھی - وہ واقع ہونیوالی ہے - فرمایا - معلوم ہوتا ہے - کہ کسی پیشگوئی کے ظہور کا وقت قریب آگیا ہو -

۱۸ر اگست ۱۹۰۷ء - صبح نماز سے پہلے کشف مین دیکھا کہ "ایک بڑا ستارہ ٹوٹا ہے جو خوب نور سے چمکتا ہوا شمال مشرق کی جانب سے سیدھا سر تک آکر گم ہوگیا ہے"

فرمایا - آج ہی ہماری لڑکی نے بھی رؤیا مین دیکھا ہے - کہ آسمان پر ستارے ٹوٹتے ہین اور دہوان ہوکر چلے جاتے ہین ایک فرشتہ پاس کھڑا ہے جو کہتا ہے کہ یہ دشمن مرتے ہین -

فرمایا - یہ خواب شاید ہماری خواب کی تعبیر ہے - ہماری لڑکی کو خواب بہت آتے ہین اور اکثر سچے ہوتے ہین -

۱۹ - اگست ۱۹۰۷ء - "آید آن روزے کہ مستخلص شود"

### سلسلہ حقہ کے نئے ممبر

مسمات جنت بی بی - ملک افغانستان
بے بے " "
گل حبیبہ " "

علی محمد صاحب ملک افغانستان
عطاء اللہ
اہلیہ برادر نظر محمد صاحب محرر جوڈیشل ڈیرہ غازیخان

## زکوٰۃ

مد زکوٰۃ کے متعلق اس سال مین جس قدر تکلیف رہی ہے اس کا ذکر وقتاً فوقتاً الحکم مین ہوتا رہا ہے - اصل بات یہ ہے - کہ زکوٰۃ کے ایک جگہ جمع کرنے اور حسب منشائے شریعت تقسیم کرنے کی تحریک پہلے پہل سال گذشتہ مین کی گئی تھی اور اس تحریک مین اس قدر کامیابی ہوئی اور جماعت نے اس قدر توجہ کی کہ اوسطاً آمد گذشتہ سال کے آخری چند مہینون مین دو سو روپے سے بھی زائد رہی - چنانچہ اسی آمد کو خیال مین رکھکر اس سال اس مد کے منتظمین نے ابتدائے سال مین ہی اس کے خرچ کو دو سو روپیہ ماہوار کے قریب کردیا - یا اس سے بھی زیادہ کردیا - جس مین مستقل خرچ ہی کوئی سوا سو یا ڈیڑھ سو ماہوار کے قریب ہوگیا - مگر تین چار ماہ گذرنے کے بعد اس مد مین آمد کی اس قدر کمی ہوئی - کہ اخراجات کا ادا ہونا مشکل ہوگیا اور جن لوگون یا طالب علمون کے لئے اس مد سے وظائف مقرر کئے گئے تھے - ان کو بہت تکلیف ہوئی - اس پر اخبار مین بار بار تحریک کی گئی مگر تین چار ماہ سے اس کی حالت وہی رہی ہے اور اس وقت نہ صرف یہ مد تین سو روپے سے زیادہ کی مقروض ہے بلکہ قریباً دو ماہ کا خرچ ہی اس وقت قابل ادائگی ہے جو اس مد مین روپیہ نہ ہونے کے سبب ادا نہین کیا جاسکتا - اگرچہ تخفیف اخراجات کی بہی بہت کوشش کی جارہی ہے مگر اس وقت تخفیف اخراجات بھی آسان کام نہین یہ واقعات مین نے صحیح صحیح لکھدیئے ہین - کیونکہ جس قدر یہ واقعات صاحب نصاب احباب کے لئے باعث تحریک ہو سکتے ہین - اس قدر میرے خالی الفاظ نہین ہوسکتے بہت سے مساکین جن کی مدد کی جاری تہی - اس وقت تکلیف مین ہین اور آئندہ جس قدر درخواستین آتی ہین حالانکہ ان مین سے بہت سے لوگ مستحق امداد بہی ہوتے ہین - مگر اس تنگی کی وجہ سے انکار کرنا پڑتا ہے - یہ رجب کا مبارک مہینہ ہے اور عموماً لوگ اس مہینہ مین زکوٰۃ ادا کیا کرتے ہین اس لئے مین مجلس ناظم صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی احباب کیخدمت مین التماس کرتا ہون کہ وہ فی الفور اپنی اپنی زکوٰۃ کے روپے کا حساب کرکے محاسب صدر انجمن احمدیہ کے نام ارسال فرمادین اور کوپن مین اس امر کی تشریح کردین کہ زکوٰۃ کا روپیہ ہے تا کہ کسی اور مد مین جمع نہ ہوجاوے - اگر جملہ احباب توجہ فرماوین - اور اپنے اپنے گھرون مین بھی تحریک کرین - تو بہت جلد یہ تمام مشکلات رفع ہوسکتی ہین -

خاکسار محمد علی - جنرل سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان
۱۸ر اگست ۱۹۰۷ء -

## اخبار قادیان

اس ہفتہ مین خواجہ کمال الدین صاحب منشی تاج الدین صاحب اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہور سے تشریف لائے اور دوسرے روز حضرت کیخدمت مین حاضر رہکر واپس گئے اور جناب مولوی غلام حسین صاحب بمعہ اہل خانہ پشاور سے تشریف لائے حافظ محمد اسحٰق صاحب بہ تقریب رخصت موسم گرما قادیان آگئے ہین -

بارش دوسرے تیسرے روز اکثر ہوتی رہتی ہے -

مطبع انوار احمدیہ مین عنقریب چھاپنے کی مشین آیا چاہتی ہے -

# اہل حدیث کا دروغ گو راوی

مکرمی ایڈیٹر اخبار بدر - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مفصلہ ذیل چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکور فرماویں - کیونکہ چند ایک دروغ بیانیوں کی تردید میری دانست میں ضروری معلوم ہوتی ہے - ۹ ماہ اگست ۷ء کو اپنے سلسلہ کے ایک معزز بھائی کے اشارہ سے پرچہ اہل حدیث مورخہ ۵ جولائی ۱۹۰۷ء کے مطالعہ کی ضرورت ہوئی - اس پرچہ کے صفحہ ۶ کے سرے پر ایک خط چھپا ہے جسکے نیچے لکھنے والے کا نام نہیں بلکہ صرف راقم ..... ازمیانوالی کے الفاظ لکھے ہوئے ہیں - خط کے مطالعہ سے مجھے بڑی حیرانی یہ ہوئی کہ راقم خط نے ایک درجن سطروں کی تحریر میں صرف ایک جھوٹ نہیں بولا - بلکہ اپنے آپ کو اہل حدیث کے ایڈیٹر کا پکا متبع ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ کی نجاست پر منہ مارا ہے - خط کی دو سطروں کے بعد جس میں اس نے مجھے مرزائی المذہب وغیرہ کے نام سے پکارا ہے اس نے جھوٹ ملا یوں تحریر کیا ہے - "مرزائی المذہب نے فی الحال کہا ہے - کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مرجائیگا اور یقیناً مرجائے گا" میں نے مباہلہ کا کبھی ذکر نہیں کیا - کیونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرأت ہو سکتی ہے - کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کر سکتا آخر بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا - لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس کا وتیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا - آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرۃ اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ "آخری فیصلہ" کے عنوان کا ایک اشتہار دیدیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے - مولوی ثناء اللہ بیچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے - مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے - بھلا راقم خط بتلاوے کہ ڈوئی صاحب کو امریکہ میں جاکر کس نے ہلاک کر دیا الٰہی بخش لاہوری کی ایک ہی دن میں کس نے ستیاناس کر دی - چراغ الدین جمونی کو کس نے خاک میں ملایا - یہی تو دعا کے تیر ہیں جن کے بدبخت لوگ شکار ہو رہے ہیں - پھر راقم خط جس کی دروغ گوئی کی تردید میں یہ چند سطور لکھے جاتے ہیں - جھوٹ کی نجاست پر منہ مارتے ہوئے وہ صریح کذب تحریر کرتا ہے جس کے نیچے میں نے لکیریں کھینچ دی ہیں - وہو ہذا - "ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اس نے بوجہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے وعدہ کر لیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہوں گا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی المذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک آ جاؤ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا مطمئن رہنا شائد استدراج ہو جاوے" - اس کے جواب میں گذارش ہے کہ راقم خط نے صریح کذب بیانی کی ہے - میں نے حضرت مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے کبھی اس بارے میں ذکر نہیں کیا اور نہ حضرت صاحب نے مجھے کبھی لکھا ہے کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مریگا - مطمئن رہنا بلکہ ایمان سے کہتا ہوں کہ ہمارا ایمان ہے کہ جو کچھ حضرت اقدس نے آخری فیصلہ دیا ہے - اشتہار میں لکھا ہے وہ مشیت ایزدی کے مطابق کسی نہ کسی صورت میں پورا ہو کر ہی رہیگا - راقم خط کو جلدی نہیں کرنی چاہئے بلکہ اہل حدیث کے قول الکل اجل کتاب کے مطابق انتظار کرنا چاہیئے - باقی رہا قدرے خواندہ آدمی اور اس کی قلت فہمی والا معاملہ - سو اس کی بابت گذارش ہے - کہ وہ میرا ایک قریبی رشتہ دار ہے اور بڑا سعید اور نیک بخت ہے - اس نے گذشتہ بہار میں جب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید میں بڑے بڑے نشان ارضی اور سماوی واقع ہوتے دیکھے تو اس سعید شخص کے دل پر بڑا اثر ہوا - ڈوئی صاحب کی موت کی خبر سنکر وہ حیران رہگیا اور ساتھ ہی جب الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہوری کی ہلاکت کی خبر دار د ہوئی تو اوس کی حیرت اور بھی زیادہ ہوئی - لہذا جب اس نے حضرت کا اشتہار مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ والا دیکھا تو اس نے خود حیرت زدہ ہو کر اقرار کیا - جو راقم خط نے درج کیا ہے ورنہ ہمیں تو کوئی ضرورت نہیں کہ مولوی ثناء اللہ مرے یا عبد الحکیم ہلاک ہو - تو تب ہم مسیح موعود کی صداقت پر ایمان لاویں - ہمنے تو حضور والا جناب کے کئی ایک نشان بچشم خود ایسے دیکھے ہیں - اور ہر روز دیکھتے ہیں - کہ اگر ادھر کی دنیا ادھر ہو جاوے - تو ہمارے ایمان میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی صداقت کی بابت ذرا بھر یاس نہیں گذرتا اور نہ انشاء اللہ گذرے گا اور ہم منتظر ہیں - کہ اللہ تعالیٰ کئی ایک نشان ایسے دکھلاوے جو کئی سعید روحوں کی ہدایت کا موجب ہوں پھر آگے چل کر راقم خط نے تیسرا جھوٹ بدیں الفاظ بولا ہے "اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس رکھے ہوئے ہیں - زہر دیدیتے ہیں - چونکہ آنجناب سب اسلام کے مد میں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنتہ والجماعۃ کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپکا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں - کہ شاید کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہونچ جائے - خدا آپکا محافظ اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے"۔ راقم خط جو اپنے آپ کو ایڈیٹر اہل حدیث کا خادم تصور کرتا ہے - اپنے مخدوم کی طرح کذب بیانی میں بھی خوب کمال رکھتا ہے - کیا وہ کسی زہر خوران یا جاسوس کا نام لے سکتا ہے یا راہ مخالف اشخاص کا جن کو زہر کھلا کر ہلاک کیا گیا ہو یا تحقیق کا مادہ ہے - اس کے مغز سے مفقود ہو چکا ہے - کیا راقم خط کی اتنی ہی عقل نہیں - کہ ایسا مسیح جو اپنے مریدوں کے ذریعہ لوگوں کو زہر دلوا کے ان کو قتل کرائے - کبھی کامیاب ہو سکتا ہے یا لوگ ایسے شخص کے کبھی مرید ہو سکتے ہیں کیا راقم خط کا دل گواہی دیتا ہے - کہ ایک مرشد اپنے مریدوں کو لوگوں کے ناحق زہر خورانی اور قتل کی ترغیب دیوے اور پھر وہ مرید اس کی عزت اور توقیر کریں - کم از کم راقم خط کا اگر کوئی مرشد ہے تو اس کی بابت ہی خیال کر لیوے کہ اگر وہ اسے کسی کے قتل یا زہر خورانی پر آمادہ کرے - تو کیا وہ ارتکاب ایسے جرم کا کریگا اگر کرے گا تو ہمیں اطلاع دیوے ورنہ سمجھ لیوے کہ ایسے مرشدوں اور مسلموں کی کیا وقعت ہو سکتی ہے - راقم خط نے یہ خط جیسا کہ اس کے اخیری فقروں سے معلوم ہوتا ہے - از روئے ہمدردی لکھا ہے - لیکن مولوی ثناء اللہ اپنے ہمدرد ناصح سے زیادہ ہوشیار ہے - کہ کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چھرہ مارنے وغیرہ سے نہیں مریگا - کیونکہ وہ اپنے خط پر نوٹ چڑھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ اس نے (مرزا صاحب نے) لکھا ہے - کہ مولوی ثناء اللہ طاعون یا ہیضہ سے مریگا کسی انسان کی شرارت سے نہیں - پس میرے دوستو! یاد رکھو "الکل اجل کتاب" اب ناصح ہمدرد کو مولوی ثناء اللہ سے خود فیصلہ کر لینا چاہیئے - کہ اس کا دل کونسی آفت سے جو موت کے برابر ہو - خائف ہے اور پھر بعد از فیصلہ اس کا تدارک اور علاج کریں اور جیسے جھوٹ چاہیں - بولیں - ۱

الراقم

غلام محمد - ہیڈ ماسٹر - میانوالی - ۱۲ اگست ۷ء

# در مدح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عاشق صادق شدم بر مهدیٔ آخر زمان
هم مثیل حضرت عیسیٰ .. .. غلام احمدؑ بود
آمده بر رنگ احمد در جمالی پو ستے
آسمان بارد نشان الوقت میگوید زمین
اے کہ دانش داد ستایزد چند حرفم گوش کن
گر نے دادی خبر آن مخبر صادق ز پیش
یا نمیگفتی کہ لا مهدی مناسب انتظار
از شما باشد اما اسم او اسمم بود
نور ایزد در جبینش شسیر یزدان باشد او
آور داں مرد حق از بہر مردانے کہ شان
ہر دفینہ ہر خزینہ خود بخود ظاہر شود
امن باشد اینچنین کس را تعدی بر کسے
شیر و بز یک جا بیایند و بنوشند آب جو
درمیان ماہ رمضان ہم کسوف و ہم خسوف
دجل باشد این قدر کز کثرت مکر و فریب
اختر معروف ذو سنین نام آن بود .
این ہمہ آثار و ہمچون نکتہ ہائے بیشمار
کو سیہ بختے بمیدانش مقابل مے شود
بست و سہ بگذشت وز اعداز ہمین میعاد ہم
باوجود اینکہ ہر شب بر خدا بندد دروغ
عظمت آن رب عزت شوکت سردار دین
عیسیٰ ما مے بگوید رب من باشد خدا
عیسیٰ مریم کہ از جہل ہوا خواہان او
اب ندارد دبستی با رب برادر گوش کن
مولوی معنوی در یک دو مصرع حل بکرد
ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام اے جان من
کہ باطن گفت این باشد دلیل او اگون
مطلب او این بود کز فیض خدائے لایزال
این را با اب تعلق صرف باشد تا بہ زیست
فیض رب بر عبد باشد از ازل ہم تا ابد
باوجود اینکہ در دنیا بسے ایجاد ہا
گر ز چشم دین این دجال گشتہ بے بصر
گر مسیح اللہ روحانی بود این خدا
در تعلق باشدش با اب جدا ز جسم ہم

زانکہ او باشد ز ایزد ہم بود صاحب قران
ہم مطہر ہم مقدس گشتہ نازل ز آسمان
مظہرے باشد عجائب ہم غرائب بے گمان
کیست کو باطل کند از صد ہزاران یک نشان
یک اشارہ بس بود از بہر زیرک عاقلان
مهدئی آید بہ دنیا دست گیر بیکسان
بود تا میگفت والا عیسیٰ اے دانشوران
در مصائب کہ باشد در رہ خالق دواں
گر بود ایمان معلق بالثریا ہم از آن
روز و شب باشند بہرِ حق پریشان و دوان
قحط ہائے سخت آید جا بجا اندر جہان
ایچ نبود نے کسے باشد ہراسان آن زمان
بچہ ہم با مار بازیہا کنند چون ریسمان
اول و وسطش پدید آید جہان بیند عیان
فرقۂ مذموم را دجال باشد نام شان
آشکارا گردد اندر وقت آن شاہ جہان
گشتہ ہم مشہود در عصر امام عارفان
نصرت حق بہر استقبال او آید دوان
کین امام حق کند دعوے وحی اے صاحبان
لو تقول ہیچگہ واقع شد نقصان رسان
این علم بردار سرور کو قائم در جہان
از ازل ہم تا ابد فیضش بہ بینم بیکران
بچۂ رحمٰن بہ پندارندش این عیسائیان
حیف بر حالت ندانی مثنوی ہم اے جوان
نکتۂ باریک گیرند پندے کا فران
ہفصد و ہفتاد قالب دیدہ ام باشد عیان
نور شمس آید بچشم شب پرک تاریک دان
سبزہ بودم دانہ گشتم نطفۂ وانگہ جوان
چون نماند زیست رشتہ قطع گردد درمیان
ہیچگہ نے کم شود نے ختم گردد دوستان
کردہ و مشہور گشت این فرقۂ دجالیان
چیست مشکل کان ندانند از خرد بے بہرگان
ہمچنین شامل شوند او را تمامی کل بندگان
پس ضرور است اختلافش با خدائے لامکان

مختلف اجسام چون پیوند گیرند ہر کجا
زین سبب او را نشاید گفتن کہ در صدا است
گر بود حیوان یا باشد نباتات زمین
پس نمیدانم ز پیوند خدا او بندہ
چون شود پیدا خدا ہم مادرش مریم بود
از دلا ہردم دعا از رب لم یولد بخواہ
دل بدست آور کہ حج اکبر است نشنیدہ
گر ندانی کجا باشد چنین صاحبدلے
بارہا نشنیدۂ یک علم مے باشد خفی
آن نہ در صوفی بود نے در مشائخ گوش کن
تو مگر بشنیدہ باشی قصۂ موسےٰ و خضر
گرچہ این لفظ لدنی خود بجو بختے طلب
چیست آن دار الامان حالش اگر پرسی ز من
سینہ ام از عشق آن غوث زمان برسوختہ
ہرچہ در دل مےکند لاجرم بیرون شود
نعرہ ہا زن اے عزیزم گہ ہمی دگہ یسار
گہ بمشرق رخ کن وگہ سوئے مغرب میشتاب
لافتا ز الا المسیح لاسیف الا علم دینی
حیرتم گیرد چو بینم ابلہان را در خروش
بعد پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام
احمقان را کم زکفر این کلمہ ناید در نظر
بے کسند الصاف اے آنکہ او منصف بود
او را کم بود منکم بحکم او شدید
آیت لاینطق ظاہر کند این نکتہ را
پس درین جا فکر مے باید عزیزا ز جان من
یا نہ اہل بیت بودند حاضر اندر آن زمان
یا مگر بہتر نہ پنداری امام از مقتدی
پس چو افضل گشت آن مهدی ز اصحاب و دگر
کو کند دعوے کہ من بہتر ز آن نور خدا
گر کسے را در حق حضرت بیاید شک تا دل
این دگر امر است گر باشد دل او حق طلب
لیک دیدم نا خدا ترسان بگویند اکثرے
ہم نمے باید گروہ احمدی را اینچنین
این نہ جاہل از جہالت بر زبان راند چنین
از تعصب راستی را اینچنین بگذاشتند
باغبان گلستان آن رسول عالمین
یا خداوندا بحق عزت فخر الرسلؐ

نیست ممکن زاں شود پیدا یکے از قسم شان
ہیچگہ ثابت نشد از تجربہ این در ستان
از دو قسم مختلف آید برون یک مثل آن
کہ او ندارند جنسیت ہا ہیچ نسبت درمیان
این عجب منطق شنفتم زین گروہ ابلہان
دہ نجاتم زین گروہ ضالین و گمرہان
دل بدنیا نیست کم باید دل صاحبدلان
رو بہ بین مهدی وقت و ہم مسیح این زمان
آمد سینہ بسینہ از رسول انس و جان
سیزدہ صد سال رفت و شد جلی در قادیان
نام آن علم لدنی کردہ اند این عالمان
صاحب علم لدن را بین برو دار الامان
مسکن مهدی بود خلقہ زدہ گرد بیان
چوں بجوشم اے برادر وجدم آید ہر زمان
گر ترا باور نہ باشد این سخن از عاشقان
چہچہا زن تا رسد آوازہ ات بر آسمان
بر زبان جاری بدار این قال با تاب و توان
دین کتاب اللہ بود باشد ہم مسیح در قادیان
گر کسے گوید کہ حضرت بہ ز کل مردمان
ہست خواہ اصحاب مے باشند یا خود غیر شان
بعض شان را با خدا ہمسر گمارند مشرکان
خود نمود ارشاد آن ختم الرسل در شان شان
ہم سلامم را بگوئید اے گروہ مومنان
این نہ پیغمبرؐ بگفتا بل خدائے انس و جان
یا نبودہ در مخاطب آن زمان اصحابیان
یا نہ ارشاد نبی بود است با آن سیدان
یا بگو این بود مختص با زمان و یا مکان
ہم ز اہل بیت آن ختم الرسل گو کیست آن
بودم دہ ستم مپرس از سر و رِ پیغمبران
نیست او مهدی و یا باطل بود دعوی شان
میتوان سنجید ہر یک مرد حق را با قران
فرض کن مرزا بود گر مهدیٔ آخر زمان
بہ ز اصحاب و امام و غوث سازندش بیان
بلکہ اکثر عالمان بے عمل گویند ہان
کہ نخواہند ذرۂ حق ہم بماند در جہان
شد غلام احمد مخدوم و پیر سالکان
کن نگہ از بہر این باغبان و بوستان

یارسول اللہ نظر بر اُمت بیچارہ کن — گرگ میچو بند چوپان نفرت است از پاسبان
اے فدائے خاکپایت گرد ایں عاصی مدام — اے کہ سر تاج ولائیت گشتۂ از آسمان
اے کہ غوثان زمان در آرزوے دیدنت — عمرہا کردہ بسر رفتہ بحسرت زین جہان
اے کہ غوث اعظمی و قطب اقطاب ہدی — اولیاء را فخر بر تو کامدی بر نام شان
اے کہ باشمس ہدایت چون شدستی طلوع — از خجالت روے خود پوشیدہ خود سیارگان
اے کہ پیر دستگیر و مرشد کامل توئی — ہم مسیح و مہدئی و ہم رہنمائے عاصیان
ہم مثیل ابن مریم ہم بروز احمدی — خادم پاک سید و سرور و سالار جہان
یا امیر المومنین بہر خدا حالم بہ بین — الغیاث اے سید مولیٰ ملائک پاسبان
کن نظر بر حال من کز دست این دیو لعین — گشتہ ام برباد و خوار و زار و بے حد ناتوان
خاکسارا قصہ ات کوتاہ کن کاین کافی است — ورنہ افسردہ شود سامع ز سمع داستان
من نہ شاعر ہستم و نے شعر بازی میکنم — بل کمینہ چاکر آن حضرت والا مکان
ہستم و بے ساختہ در الفت آن شاہ دین — چند اشعارے کہ در آن راستی کردم بیان
بے تکلف بے تصنع بے مزاق شاعران — دل بجوشم آمد و جاری شدندم بر زبان
عبد خالق باشم و جائم پشاور بودہ است — یک زقوم قاضیان و تہانہ دار یار کہان

عبدالخالق از پشاور

# احمدیہ انجمنوں کیلئے قواعد

یہ قواعد جن کے متعلق پہلے بھی احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ اب چھپکر تیار ہیں۔ انجمنوں کا جلدی قائم ہوجانا ازبس ضروری ہے غالباً یکم اکتوبر ۱۹۰۷ء تک بجٹ اخراجات ۱۹۰۸ء تیار ہوکر مختلف انجمنوں کے پاس بھیجا جائیگا۔ لہذا جہان جہان ضلعوں کی انجمنیں قائم ہوئی ہوں چاہیئے کہ ایک ایک کاپی قواعد کی منگوا کر فی الفور انجمنیں قائم کریں اور مفصلات میں اپنی شاخیں قائم کرنیکا انتظام کریں اس معاملہ میں زیادہ التوا نہ ہونا چاہیئے۔ میں دوسری جگہ لکھ چکا ہوں کہ حضرت اقدس بھی بار بار تاکید فرماتے ہیں کہ یہ کام جلدی ہونا ضروری ہے جہان جہان احمدی احباب انجمنیں قائم کرنیکے لئے تیار ہوں وہ کاپی قواعد کی راقم سے طلب کریں۔ ضلع کی انجمنیں اگر خود ہی مفصلات میں کاپیاں بھیجنے کا انتظام کرسکتی ہوں تو زیادہ کاپیاں طلب کریں ورنہ مفصلات کے احباب براہ راست کاپی قواعد کی طلب کرکے انجمنیں قائم کریں۔

المعلن خاکسار محمد علی۔ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

نوٹ۔ جہان جہان انجمنیں قائم ہونے کی اطلاع دفتر سکرٹری میں پہونچ چکی ہے وہان بغیر طلب کرنے کے قواعد کی کاپیاں [illegible]

# واعظین کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا یہ فرما چکے ہیں کہ جماعت کی تعداد تو بہت بڑی ہے اور دن بدن ترقی بھی خدا کے فضل سے خوب ہو رہی ہے حالانکہ ہماری طرف سے کوئی واعظ بھی مقرر نہیں ہیں بلکہ خود ہی خدا تعالیٰ دلوں میں ڈال رہا ہے اور لوگ کثرت سے اس سلسلہ میں داخل ہو رہے ہیں مگر اب تک اس اتنی بڑی جماعت میں کوئی ایسا انتظام نہیں ہوا جس سے وہ سب لوگ جو بیعت میں داخل ہو رہے ہیں اسکی اعانت میں بھی حصہ لیں اور نہ ہی اب تک کوئی ایسی تجویز ہوئی ہے جس سے ان لوگوں کو جو سلسلہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اس کے حالات سے پوری پوری آگاہی ہوتی رہے چنانچہ حضور کے اسی ارشاد کی تعمیل میں اس سال میں کئی دفعہ انجمنیں قائم کرنے کے لئے میں بھی تحریک کر چکا ہوں جسکی طرف بہت سے احباب نے توجہ فرمائی ہے مگر کثیر حصہ جماعت کا ابھی خاموش ہے اسی غرض کے لئے اب قواعد بھی تجویز ہوکر چھپ گئے ہیں۔ [illegible] ہر ایک مقام پر احمدی احباب کی خدمت میں طلب کرنے پر بھیجے جاوینگے تاکہ اس کے مطابق ہر ایک ضلع میں اور دیہات میں انجمنیں قائم ہوں جنکا باہمی تعلق ہو اور اس طرح سے احباب کا باہمی تعلق اور تعارف بھی بڑھے اب اپنے عمل کرکے دکھانا ہماری جماعت کا کام ہے میں تمام احباب کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت اقدس کی یہ عین خواہش ہے۔ ان شاء اللہ اس قسم کا نظم سلسلہ میں قائم ہو کیونکہ اصل بات یہ ہے کہ جسقدر کام اشاعت اسلام کے اس سلسلہ نے شروع کئے ہوئے ہیں اور جو روز بروز ترقی پر ہیں وہ کثیر اخراجات کو چاہتے ہیں اور اگر یہ نظم سلسلہ میں قائم ہو جاوے اور تمام احباب سے باقاعدہ چندہ وصول کیا جایا کرے تو ایک ایسی رقم کثیر جمع ہوسکتی ہے جو آئے دن کی تحریکوں سے مستغنی کرسکتی ہے یہ چندہ جیسا کہ حضرت اقدس بارہا فرما چکے ہیں کسی پر بوجھ کے طور پر نہیں ڈالا جاتا بلکہ طیب خاطر اور انشراح صدر سے جو شخص کچھ چاہے دے لیکن اگر تمام احباب سے چندہ وصول ہو تو تھوڑے تھوڑے سے بھی بہت کچھ ہوسکتا ہے مگر کچھ نہ کچھ اعانت کرنا ضروری ہے کیونکہ جبتک کوئی شخص سلسلہ کی اعانت نہیں کرتا اس کا سلسلہ میں شامل ہونا اس کے اپنے لئے بھی مفید نہیں ہوسکتا بہرحال یہ ایک ضرورت ہے جسکو خود حضرت مسیح موعود نے محسوس فرمایا ہے آج بھی اسی امر کا ذکر درمیان میں تھا کہ جیسی کہ تجویز کیگئی تھی کہ ہر ضلع میں وہان کی جماعت اپنے سارے ضلع میں انجمنیں قائم کرنے اور چندہ وصول کرنیکا انتظام کرنے اسمیں اکثر احباب اب تک سستی دکھا رہے ہیں اسپر حضرت اقدس نے یہ ارشاد فرمایا کہ خود ایسے واعظین مقرر کرکے مختلف ضلعوں میں بھیجدئے جاویں جو ہر ایک ضلع میں دورہ کرکے چندوں کی وصولی کا مستقل انتظام کریں اور فرمایا کہ عام اعلان کردیا جاوے کہ جو لوگ اس کام کے کرنے کے لئے تیار ہوں وہ اپنی اپنی درخواستیں بھیجدیں ایسے واعظین کیلئے فرمایا تین چیزیں ضروری ہیں اول یہ کہ دیانتدار ہوں دوم محنتی ہوں اور اس قسم کی مشقت جو وہ بیدہ وعظ کرنے میں پیش آئیگی برداشت کرنیکے لئے طیار رہیں تیسرے اس قدر علم رکھتے ہوں کہ وہ وعظ بھی کرسکیں چنانچہ اسی ارشاد کے مطابق یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو صاحب اس کام کے لئے تیار ہوں اور حضرت اقدس کے اس منشاء کو پورا کرنے کے لئے اس خدمت کو قبول کرسکیں وہ بہت جلد اپنی درخواستیں بھیجدیں اس معاملہ میں خط و کتابت راقم کے ساتھ ہو۔

خاکسار محمد علی سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۸ اگست ۱۹۰۷ء

**دُمدار ستارہ۔** کوئی بیس روز سے پچھلی رات کو چار بجے کے قریب مشرق کی طرف آسمان پر ایک عام دمدار ستارہ دکھائی دیتا ہے بہت سے لوگوں کے خطوط آرہے ہیں جن کے دلوں کو خدا تعالیٰ نے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ یہ ستارہ خدا کے مسیح کے ظہور کے لئے کسی خارق عادت نشان کا پیش خیمہ ہے اور یہ امر گذشتہ [illegible] واقعات سے [illegible]

## اسلام اور عیسائیت

کے نام سے ایک جدید کتاب انگریزی زبان مین شائع ہوئی ہے جسکی مصنفہ ایک انگلش لیڈی ہین جو مسٹر لاین کے نام سے مشہور ہین۔ یہ کتاب خصوصیت کے ساتھ ان لوگون کے مطالعہ کے قابل ہے جو بوجہ نادانی ولاعلمی مسلمانون کے تمدن اور ان کے مذہب پر بیجا اعتراض کرتے ہین اور اسلام کو مسلمانون کی ترقی کا سدراہ قرار دیتے ہین یہ کتاب اسلام کے حق مین ایک شہادت ہے جو ایک غیر مذہب اور غیر قوم کی لیڈی نے بلاد اسلامیہ مین سفر کرنے۔ مسلمانون کی سوسائیٹی مین ایک حصہ زندگی بسر کرنے اور اسلامی لٹریچر سے کافی طور پر آگاہ ہونے کے بعد پیش کی ہے۔ مصنفہ اس کتاب کے دیباچہ مین لکھتی ہے

"یہ کتاب مین اس لئے لکھتی ہون کہ یورپ مین مذہب اسلام اور مسلمانون کے ساتھ انصاف اور ہمدردی کے فیلنگس پیدا ہون۔ اس کتاب کی بنیاد اصلی اسلامی لٹریچر پر اور میرے ان ذاتی تجربون پر ہے جو مسلمانون مین مدت دراز تک زندگی بسر کرنے سے حاصل ہوئے ہین۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمانون کی پستی اور ادبار کا سبب اُن کا مذہب ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مسلمان وحشی ہین اور شائستگی اور ترقی کے راستہ مین حائل ہین مگر مین نے جو اس کتاب مین لکھا ہے اس سے مدلل طور پر معلوم ہوگا۔ کہ یورپ کے تمام موجودہ تمدنی انتظامات کی بنیاد مذہب اسلام پر ہے۔ اسلام نے دنیا مین بیشمار نیکیان پھیلائی ہین اور بدیون سے صدیون تک جنگ کی ہے۔ مسلمانون مین مذہب اسلام کی اخلاقی اور تمدنی خوبیان آج تک موجود ہین وہ اس لائق نہین کہ ان کو مذہب عیسوی کا وعظ سنایا جائے کیونکہ ان خوبیون کے لحاظ سے مسلمان عیسائیون سے کہین زیادہ شائستہ ہین۔ اسلامی حکومتین کمزور ہوگئی ہین۔ مسلمان لیڈر پست ہمت ہین۔ مسلمانون مین اعلیٰ تعلیم و تربیت کے ذریعے موجود نہین اور اسلامی گروہون مین نااتفاقی ہے۔ مگر مین نے مسلمانون مین عمدہ اخلاق اور شائستہ عادات کی جھلک ہر جگہ پائی ہے اور یہ مذہب اسلام کا اثر ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مذہب اسلام بہ نسبت دیگر مذاہب کے بالاتر ہے اور وہ نوع انسان کے دلون اور دماغون کو شائستگی کے نور سے بخوبی منور کر سکتا ہے مجھے امید ہے کہ میرے ہم وطن اس کتاب کو نہایت دلچسپی اور غور سے پڑھین گے اور اس قوم کے ساتھ نہایت انصاف اور ہمدردی سے پیش آئین گے۔ جس کی قومیت اور مذہب پر آج تک یورپ مین بیدردانہ اور ظالمانہ حملے ہوتے رہتے ہین۔ (وکیل)

## نشان ستارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

حضرت اقدس جناب مفتی صاحب رضؓ۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج مظفر نگر سے جناب منشی عبدالخالق صاحب احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ مظفر نگر کا خط آیا اس مین وہ لکھتے ہین "مظفر نگر مین ۷ اگست کی شب کے ۸ بجے ایک ایسا عظیم الشان ستارہ ٹوٹا۔ کہ جس سے نہایت درجہ روشنی ہوگئی۔ جو ایک ہیبت ناک حالت لئے ہوئے تھا اس کے ایک یا دو منٹ بعد بڑی زبردست گرج ہوئی۔ اکثر لوگ کہتے ہین کہ ہماری یاد مین کبھی اس قسم کا ستارہ نہین ٹوٹا۔

راقم۔ آپکا نیازمند اکبر شاہ خان نجیب آبادی سفیر انجمن احمدیہ مظفر نگر ۹۔ اگست ۱۹۰۷ء

## کمل نجات

عیسائی اخبار نورافشان لکھتا ہے "اس کمل نجات کے لئے خدا کا شکر ہو جس کو مسیح نے صلیب پر پورا کیا۔"

یہ نجات کس بات سے ہے اس گناہ کی سزا سے جو آدم اور حوا دنیا مین لائے تھے۔ گناہ کے سبب آدم کو یہ حکم ہوا تھا کہ تو اپنے ماتھے کے پسینہ سے روٹی کھائیگا اور حوا کو یہ حکم تھا کہ تو تکلیف سے بچہ جنے گی۔ یہ دو سزائین ہین جو شامت گناہ تھین۔ یسوع مصلوب کے طفیل ہمارے ملک کے کاہل اور نالائق مردون کے واسطے تو نجات کی راہ مشن کمپونڈ مین پیدا ہوگئی ہے۔ جس کے واسطے ہم بھی شکرگزار ہین لیکن افسوس ہے کہ عورتین ہنوز دکھ کے ساتھ بچے جنتی ہین اس واسطے یہ نجات تاحال مکمل نہین ہوئی بلکہ ناقص رہی۔ ایڈیٹر صاحب نورافشان نظر ثانی فرماوین۔

## نظم

دل کو الفت مین شہ دین کے لگایا ہم نے
ہاتھ دنیا سے سردست اٹھایا ہم نے

دل کو اک ہادئ صادق سے لگایا ہم نے
سچا رہبر اسی سالک کو بنایا ہم نے

کس زبان سے ہو ادا شکر الٰہی تیرا
جستجو تھی ہمین جس کی وہی پایا ہم نے

پڑگئی سارے طرحدارون کی رنگت پھیکی
جب سے دل مین یہ ترا رنگ جمایا ہم نے

جو مزا تیری محبت مین ملا ہے ہمکو
وہ مزا غیر کی الفت مین نہ پایا ہم نے

تیری خاکِ قدمِ پاک کو سرمہ سمجھین
اس کو آنکھون مین بصد شوق لگایا ہم نے

جب ٹھکانہ نہ ملا ہم کو کہین دنیا مین
آستانہ پہ ترے سر کو جھکایا ہم نے

سینکڑون ہم کو زمانے نے دئے مکر و فریب
مگر اے جانِ جہان دھوکہ نہ کھایا ہم نے

برگزیدہ تو خدا کا ہے خدا تیرا ہے
تجھ کو جیسا تھا سنا ویسا ہی پایا ہم نے

کچھ کشش آپ کی نہی کچھ تھا خدا کو منظور
تیری الفت مین قدم کو جو بڑھایا ہم نے

خاکسار محمد منظور الٰہی احمدی سوہدروی سگنیلر انچارج محکمہ ریلوے بھٹنڈہ

## نظم

السلام اے تاجِ عزت شمس دینِ احمدی
احمد آمد نامِ تو و سیرت آمد احمدی

حجۃ اللہ آمدی از کردگار ذوالجلال
تاج تارک بر نہادہ ز افتخار احمدی

نور نورِ مصطفےٰ درازِ سر سرمدی
گل ز چمنِ مرتضےٰ و بوستان احمدی

ہر صبح در صدرِ جنت مے سرایند طوطیان
اللہ اللہ احمدؐ آمد راز و ار احمدی

شور بیم در فتادہ بر زمین و آسمان
شہرت بردہ خاندان میرزایان احمدی

آنکہ تا بد روئے و سراز آستانت لاجرم
ظل رحمت در نیابد زآستان احمدی

غم مدار اے شاہ عاصی در زمان احمدی
حمد للہ آمدی در ظلِ احمد احمدی

نیازمند نواب شاہ احمدی از متی وارہ منصوریانہ

# غلامی اور عصمت انبیا

رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں جس بسط اور تکمیل اور عمدگی کے ساتھ دینی مضامین لکھے جاتے ہیں اُن سے کون غافل ہے۔ حقیقت میں اس رسالہ نے اسلام کے مسائل کی تشریح اور مخالفین کے اعتراضات کی تردید میں جو شہرت حاصل کی ہے وہ کسی اور کو نصیب نہیں۔ غلامی اور عصمت انبیاء کے مضامین پر جس طرح دریدہ دہن مخالفین نے اسلام پر حملوں کی بوچھاڑ کر رکھی تھی اور کوئی دندان شکن جواب نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن ریویو آف ریلیجنز کے کئی متواتر پرچوں میں غلامی اور عصمت انبیاء کے ہر ایک پہلو پر مکمل بحث کی گئی ہے۔ اور اصلی اسلامی تعلیم کو نہایت عمدہ طور پر دکھا کر مخالفین کے اعتراضوں کا ایسے طور سے قلع قمع کیا گیا ہے۔ کہ تمام اطراف عالم میں ان مضامین کی دہوم مچ گئی ہے۔ چونکہ یہ مضامین رسالہ ریویو آف ریلیجنز میں متفرق طور پر چھپے گئے تھے۔ اس لئے شیخ احمد دین صاحب احمدی سابق سپرنٹنڈنٹ پشاور نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان یہ دونوں مضمون ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مقامات سے جمع کر کے دو جدا جدا رسالوں میں بہت عمدہ چھاپ دئے ہیں۔ یہ دونوں رسالے دفتر بدر کی ایجنسی میں برائے فروخت موجود ہیں
غلامی ۱۰؍ عصمت انبیاء ۶؍

---

# مفصلہ ذیل کتب دفتر بدر قادیان سے خریدو

**اعجاز احمدی** | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ حضرت مسیح موعود کی تائید میں۔ قیمت ار

**جنگ مقدس** | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور عبد اللہ آتہم کا مباہلہ۔ اس میں ہمارے امام نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا ابطال کیا ہے اور قابل دید ہے۔ قیمت ۸؍

**جام شہادت** | مصنفہ حضرت ثاقب صاحب۔ مولوی عبد اللطیف صاحب کا جانسوز مرثیہ۔ قیمت ؍

**شہادت آسمانی** | مصنفہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی کلمہ فضل رحمانی اور ایک مخالف کی کتاب کا جواب۔ قیمت ۶؍

**القول الصحیح** | اردو نظم۔ حضرت مسیح موعود کی تائید مصنفہ خلیفہ ہدایت اللہ صاحب شاعر قیمت ار

**رویائے صالحہ** | مصنفہ محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی۔ ان نشانات کا ذکر جو حضرت مسیح موعود کے وجود با وجود سے ہوئے ضروری ہیں۔ قیمت ۴ر

**الوصیۃ** | مصنفہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ حضرت نے وصیت میں اپنا مذہب بیان کیا ہے اور مریدوں کو دین و مقبرہ بہشتی کے متعلق ضروری ہدایتیں دی ہیں۔ قیمت ۲ر

**نور الدین** | مصنفہ علامۂ زمان حضرت حکیم الامۃ۔ دہرم پال کی ترک اسلام کا جواب۔ جس میں بہت سے اسلامی مسائل پر سیر کن بحث فرمائی ہے۔ مخالفین اسلام کے لئے حجت ہے۔ قیمت ۸؍

**اسلام اور اس کا بانی** | ایک انگریزی لیکچر اسلام کی تائید میں قیمت ار

**نظم مستورات** | مستورات کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت ؍

**اسلام کی پہلی کتاب** | بچوں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ۲ر

کامن احمدی۔ اردو داں کے لئے۔ قیمت ؍

آنہ ڈکشنری۔ طالب علموں کے لئے نہایت مفید ہے قیمت ار

---

## چندہ بدر

| تاریخ | نمبر | نام | رقم |
|---|---|---|---|
| ۲ و ۳ - اگست ۱۹۰۷ء | ۹۴۳ | محمد دین صاحب | عدر |
| " " " | " | سید محمد حسین صاحب | عہ |
| ۵ " " | ۱۵۶۲ | نظام الدین صاحب | عدر |
| ۵ " " | ۱۱۷۵ | میاں احمد حسین صاحب | سے ر |
| ۵ " " | ۳۹۱ | حکیم محمد دین صاحب | سے ر |
| ۵ " " | ۱۴۹۱ | چودہری فیروز الدین صاحب | سے ر |
| ۶ " " | ۱۶۸۷ | غلام حسین صاحب | ۱۲ر |
| ۶ " " | ۱۴۸۶ | محمد نصر اللہ خان صاحب | عہ |
| ۸ " " | ۱۵۹۹ | سید مبین الدین صاحب | سے ر |
| ۸ " " | ۱۴۸۳ | میاں غلام محمد صاحب | عہ |
| ۹ " " | ۱۱۷۱ | سید محمد شاہ صاحب | عہ |
| ۹ " " | ۱۲۴۸ | میر جیون علی صاحب | سے ر |
| ۱۰ " " | ۱۷۱۵ | حکیم عبد الغنی صاحب | عہ |
| ۱۰ " " | ۱۶۱۷ | سید نواب شاہ صاحب | عہ |
| ۱۰ " " | ۱۶۱۸ | مولوی صدر الدین صاحب | عہ |
| ۱۲ " " | ۱۶۶۲ | عنوان الدین صاحب | عہ |
| ۱۲ " " | ۱۷۱۹ | لطف الرحمان صاحب | عہ |

---

## الخطبۃ
# ضرورت نکاح

۴ - ہمارے ایک کرم دوست جو قوم کے سید ہیں اور ایک ریاست میں معزز عہدے پر ممتاز ہیں اور اس سلسلہ میں اول درجہ کے مخلصین میں سے ہیں اور انکو حضرت اقدس بہت محبت اور دلی تعلق سے دیکھتے ہیں ان کو ایک ضرورت شرعی یعنے حصول اولاد کے لئے دوسری شادی کی ضرورت ہے اور خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منشاء ہے کہ وہ اس غرض کیواسطے دوسری شادی کریں اور حضور ہی کی اجازت سے سید صاحب موصوف نے میرے پاس ذکر کیا ہے کہ بذریعہ اخبار ان کے مناسب جگہ کی تلاش کی جاوے۔ حضرت نے بھی عاجز کو زبانی فرمایا تھا کہ اس معاملہ میں کوشش کرو اس واسطے تمام خط و کتابت میرے نام ہونی چاہئے یا حضرت کے نام کیونکہ آخری فیصلہ حضرت اقدس کے حکم سے ہوگا۔

۵ - مددخان ملازم نواب محمد علی خان صاحب کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسری شادی کرنا چاہتے ہیں۔ مددخان ایک نیک اور جوان آدمی ہیں۔ خط و کتابت میرے نام معرفت ایڈیٹر ہو۔

۶ - سید محمد یوسف صاحب عمر ۲۴ سال جن کا اصل وطن کشمیر ہے گو چند سال ہوئے۔ کہ بغرض تحصیل علوم دینی قادیان میں آگئے تھے اور تب اسی جگہ رہتے ہیں اور اب کچھ عرصہ سے تجارت کا کام شروع کیا ہے آئندہ زندگی اسی جگہ گذارنے کی نیت رکھتے ہیں۔ نکاح کی خواہش رکھتے ہیں۔ زیادہ حالات جو صاحب معلوم کرنا چاہیں۔ وہ اڈیٹر سے دریافت کر سکتے ہیں

۷ - میاں محمد حسن صاحب ملازم دفتر میگزین عمر قریباً ۴۴ سال جو کہ اپنا وطن چھوڑ کر ۷ سال سے قادیان میں مقیم ہیں۔ نکاح کے خواہاں ہیں ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی ہے۔ صرف ایک لڑکا عمر قریباً ۱۲ سال کا ہے۔ حضرت اقدس کے حکم سے انہوں نے یہ مضمون درج اخبار کرایا ہے امید ہے کہ جماعت میں سے کوئی نیک دل ان کی درخواست کو پورا کرے گا۔ حدیث نبوی کی متابعت میں وہ راضی ہیں۔ بلکہ خواہشمند ہیں۔ کہ اولاد والی بیوہ عورت ملے۔ تو اس کی اولاد کی بھی پرورش کریں گے۔

۸ - میری ایک ہمشیرہ جو احمدی ہے۔ جس کی عمر ۱۶ یا ۱۷ سال کی ہوگی میں اس کا نکاح کسی احمدی سے جو اضلاع میرٹھ۔ دہلی۔ انبالہ مظفر نگر۔ سہارن پور کا ہو کرنا چاہتا ہوں۔ خط و کتابت اڈیٹر کی معرفت ہو۔

ایم۔ اے۔ ایس سکنہ ضلع میرٹھ

۹ - گوہلیکی کا ایک خوش شکل ۲۴ سالہ احمدی کاشتکار۔ گجرات گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔ جہلم میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ جو صاحب اس کے متعلق خط و کتابت کرنا چاہیں وہ مجھ سے کریں۔

اکمل آف گولیکی ضلع گجرات

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔